السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس کی ایک بیٹی ، ایک حقیقی بہن اور ایک چچازاد بھائی ہے ان کے علاوہ اور کوئی وارث نہیں ہے فوت ہونے والے کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

[بیٹی کو مرحوم کی کل جائیداد سے نصف حصہ دیا جائے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ’’اگر (مرنے والے کی) صرف ایک ہی لڑکی ہو تو اس کا نصف حصہ ہے ۔ ‘‘ [۴/النساء : ۱۱

حقیقی بہن اور چچازاد بھائی کے متعلق مختلف احادیث میں ہے کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ بناؤ، یعنی بیٹی کی موجودگی میں بہن عصبہ مع الغیر ہے اور اسے بیٹی سے بچا ہوا ترکہ دیا جائے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقف سے اختلاف کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بیٹی کو نصف دینے کے بعد باقی دوسرے عصبہ کو دیا جائے اگر کوئی عصبہ نہیں ہے تو باقی نصف بھی بیٹی کو دے دیا جائے اور بہن کو کسی صورت میں کچھ نہ دیا جائے ۔ [فتح الباری، ص : ۳۰، ج ۱۲]

[ایک دوسری حدیث میں ہے کہ مقررہ حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ داروں کو دیا جائے ۔ [صحیح بخاری، حدیث نمبر : ۶۷۳۲

اس حدیث کا تقاضا ہے کہ بیٹی کو اس کا حصہ دینے کے بعد باقی نصف چچازاد بھائی کو دیا جائے ، اب ہم نے وجوہ ترجیح کی بنیاد پر ایک کو حصہ دینا ہے ، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وراثت میں عام طور پر یہ اصول ہے کہ قریبی رشتہ داروں کی موجودگی میں دور کے رشتہ دار محروم ہوتے ہیں ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں میت کے ساتھ اس کی بہن کا رشتہ چچازاد بھائی کے اعتبار سے قریبی ہے ، اس لئے بہن کو عصبہ قرار دے کر اسے وارث بنایا جائے اور چچازاد کو محروم کیا جائے گا ۔ دوسری وجہ ترجیح یہ ہے کہ وراثت کا قاعدہ ہے کہ جب بہن عصبہ مع الغیر ہوتی ہے تو اسے بھائی کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے ، یہ بہن ہر رشتہ دار کو محروم کر دیتی ہے جسے بھائی محروم کرتا ہے ۔ اس ضابطہ کے مطابق بھی چچازاد بھائی محروم ہے کیونکہ حقیقی بھائی کی موجودگی میں چچازاد بھائی محروم ہوتا ہے جب بھائی اسے محروم کرتا ہے تو بہن جو عصبہ مع الغیر ہونے کی حیثیت سے بھائی کے قائم مقام ہے وہ کیوں محروم نہ کرے گی ۔ اس بنا پر ہمارے نزدیک صورت مسئولہ میں نصف بیٹی کو دے کر باقی نصف حقیقی بہن کو دیا جائے ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:286